طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو دوسرے طریقوں سے ذبح کرتے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔
کوشر کا طریقہ یعنی یہودیوں کے ذبح کا طریقہ مختلف ہے۔ یہودیوں کو جس قدر جانور ذبح کرنے ہوں، وہ مارکیٹ سے خریدتے ہیں یا اپنے پالتو جانوروں کو مذبح خانہ میں لے جاتے ہیں۔ ان کے ملازم ان جانوروں کو پیروں سے باندھ کر زمین پر ڈال دیتے ہیں۔ ان کی گردن کو موڑ دیا جاتا ہے تاکہ گردن کے نیچے کا حصہ نمایاں طور پر سامنے آجائے، ایک یہودی عالم اپنے ہاتھ سے چھری چلاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیر لب کچھ پڑھتا بھی جاتا ہے۔

یہ تو تھے وہ طریقے جو آج کل ترقی یافتہ ممالک میں جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے زیرِ عمل ہیں۔ کسی بھی ملک میں ایسا کوئی طریقہ رائج نہیں جس سے بیک وقت سینکڑوں جانوروں کی گردنیں کاٹ کر الگ کردی جاتی ہوں کیونکہ اس قسم کے عمل سے گردنیں کٹنے کے ساتھ ہی حرکتِ قلب بھی بند ہو جائے گی اور خون جہاں کہیں ہوگا اسی جگہ منجمد ہو جائے گا اور جس گوشت میں خون ہو اس کا ذائقہ بھی وہ نہیں رہتا جو خون سے پاک گوشت کا ہوتا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ میں تو اتنی احتیاط برتی جاتی ہے کہ جب تک ڈاکٹر گوشت کو خون سے یکسر صاف و پاک قرار نہ دیں اور ذبیحہ کے بارے میں یہ تصدیق نہ کریں کہ وہ ہر لحاظ سے صحت مند انسانی غذا کے لئے استعمال ہونے کے قابل ہے اس وقت تک ذبیحہ کا گوشت فروخت نہیں ہو سکتا۔

صالح محمد صدیق مسلم ٹاؤن لاہور

رسالہ" ذبیحہ کے احکام" پر تنقید

مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

مرسلہ رسالہ" ذبیحہ کے احکام" اور اظہار رائے کی فرمائش ملی۔ میں ایک عرصہ سے درد کمر و گردہ میں مبتلا ہوں۔ اس لئے تفصیل سے نہیں اختصار سے کچھ عرض ہے۔ اور حکم شرع عرض ہے۔ نہ کہ رائے۔ کیونکہ ہم تو مسلمان ہیں۔ خدا اور رسول کے غلام ہیں۔ ان پر ایمان اور ان کے ہر حکم پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ نہ کسی مسئلہ میں رائے رکھتے ہیں نہ رکھ سکتے ہیں۔ نہ انسانی رائیں خدائی حکم کا درجہ پاسکتی ہیں۔ نہ دین کہلا سکتی ہیں۔ نہ خدائی حکم کے مقابل لائی جا سکتی ہیں۔ مگر اس سے پہلے آپ کی خیر خواہی میں

ایک مشورہ بھی گذارش ہے :

من آں چہ شرط بلاغ است با تو میگویم　　　　تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

ہمارے ملک میں حرام خوری، حرام نوشی، حرام پوشی، حرام کوشی، اور حرام کاریاں تو بہت پہلے سے رائج تھیں۔ اور بہت لوگ ان میں مبتلا تھے۔ مگر اب تک پورا ملک اس سے بچا ہوا تھا کہ وہ مُردار خوار ہو جائے۔ افسوس صد افسوس ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور آپ لوگوں نے یہ سلسلہ شروع کر کے اس کمی کو بھی پورا کرنے کی ٹھان لی ہے۔ ....

ہم سب لوگ اور پاکستان کی اکثریت حنفی ہے۔ اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ کامل تحقیقات کے بعد یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسئلہ میں حنفی مسائل بہت مضبوط، بڑے قوی و راجح دلائل پر مبنی اور قرآن و حدیث کے بہت مطابق ہیں۔ اس لئے وہ دوسرے مذہبوں سے بھی راجح ہیں، معلوم نہیں آپ کیوں مذہب سے ورغلانے کی کوشش کر کے گمراہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ اور آج کل کی جیسی سطحی غلط فہمیوں پر مبنی یورپی و غیر مذہبی ذہنیت پر اسلامی ملمع سازی کا کرشمہ تو کوئی وقعت نہیں رکھتا کہ اس کو تحقیق کا نام بھی دیا جا سکے۔ اور ظاہر ہے کہ حنفی مذہب میں قصداً بلا تسمیہ ذبح حرام، غیر خدا کے نام سے حرام۔ غیر مسلم وغیر کتابی کا آج کل کے لامذہبوں اور دھریوں کا ذبح بھی حرام اور غیر انسانی (یعنی مشین وغیرہ کا) مقتولہ تو کل عالم میں حرام ہے۔ ....

اس کے بعد مفتی صاحب لکھتے ہیں :۔ یہ مسلم وغیر مسلم اور تسمیہ و بلا تسمیہ کی بحث قبل از وقت ہے۔ یہ تو بعد کی بات ہے سب سے پہلے تو دیکھنا یہ ہے کہ جب ذکیتم میں ذکات و ذبح کا فاعل انسان ہے تو ذبیحہ کا انسانی ذبیحہ ہونا ضروری ہے اگر انسانی ذبیحہ نہیں تو اس کے حلال ہونے کا سوال ہی نہیں۔ اذکات کا فاعل انسان ہونے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ ذکات و ذبح کا صدور انسان کی قوت سے ہی ہو کسی اور قوت سے یہ صادر نہ ہو۔

مفتی صاحب موصوف نے کافی تفصیل سے اس پر بحث کی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے :۔

جن لوگوں نے خون کی ندیاں بہاکر، آبرو کی دھجیاں اُڑوا کر، مال و دولت تج کر پاکستان بنایا اور اسلام رائج کرنے کے لئے بنایا تھا افسوس ہے کہ ذرا سا اقتدار پا جانے والے انھی پر عرصۂ حیات تنگ کرنے لگے۔ ہر بددینی کو فروغ اور نیکی و صلاحیت کو نیست نابود کرنے کا بازار گرم اور اب

غریبوں کے پیٹ بھرنے اور کھانے تک پر قدغن لگ رہا ہے۔ ہمارے ملک میں کھانے کی کوئی چیز خالص نہیں ملتی۔ صرف لے دے کر ایک گوشت طاقت ور خاص مسلمانی غذا سید الطعام خالص مل رہا تھا۔ اس کو یوں حرام کرانے کی اور ہر خالص غذا سے محروم کرنے کی کوشش یا مشورہ نہ ملکی خدمت ہے نہ قومی۔ بلکہ دنیا و آخرت کے وبال والی خطرناک حرکت ہے۔ یہ صحیح کہ ہر صحیح مسلمان کو اس کے رواج پر گوشت کھانا چھوڑ دینا پڑے گا۔ اور ہندوانہ ذہنیت گوشت خوری بند کرانے کا منصوبہ بروئے کار آجائے گا۔ لیکن مسلمان پکا مسلمان ہر مصیبت جھیلنے کے لئے تیار ہے۔ کیا آخر سچے مسلمان انگلینڈ جا کر پھلوں پر گذر نہیں کر لیتے۔ پاکستان ایک دن اسی طرح کا ایک ناپاک ملک قرار پا سکے گا۔

ایک بات آپ نے بڑی عجیب کہی ہے کہ اکثریت کی رائے پر فیصلہ ہو گا جس چیز کا فیصلہ خدا تعالیٰ نے فرما رکھا ہے اب اور کون کون سے خدا تجویز کئے گئے ہیں کہ وہ اس خدائی حکم کے متعلق اکثریت کا ووٹنگ کریں گے ....

اکثریت تو دنیا میں اہل باطل کی، بُروں کی، جاہلوں کی، احمقوں کی، کم عقلوں کی ہوتی ہے۔ تو اکثریت کے فیصلہ کے معیار پر باطل بُرے جاہل احمق لوگ قرار پائے اور پھر اکثریت کو ہم نوا بنانا پروپیگنڈہ جھوٹ، دغا فریب دھوکہ بازی سے ہوتا ہے جیسے کہ ہر ووٹنگ میں اس کا مشاہدہ ہے۔ تو اسلام کے ہر حکم کو ان چیزوں سے دبانے کی اسکیم بنائی جا رہی ہے۔ یہ وہ کارنامہ ہوگا جو کسی غیر مسلم سے انجام نہیں پا سکتا تھا۔ ان کی ساری اسلام دشمنیاں اس کے آگے پانی بھرنے لگیں گی۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم   کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اگر مدار اکثریت پر رکھنا ہے تو چودہ سو سالہ مسلمانوں کی اکثریت کیوں شمار میں نہیں آتی حنفی مذہب والوں کی اکثریت کیوں شمار میں نہیں آتی۔ آخر اس ذہنیت والوں کی اکثریت پر دین کے معاملہ کا مدار رکھنا کیسے درست ہو سکتا ہے جنہوں نے اپنی ذہنیت کو کافروں سے مرعوب بنا رکھا ہے۔ طبیعت ناساز ہے اس لئے صاف کئے بغیر ہی ارسال ہے۔   جمیل احمد تھانوی، مفتی جامعہ اشرفیہ،

مسلم ٹاؤن لاہور ۔ ۲۴ رمضان ۸۶ھ

[جناب مفتی صاحب کا مکتوب کافی بڑا تھا، اس کے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ (مدیر)]